دل کی بات

توہین رسالت کے ملزموں کی رہائی
پاکستان میں عیسائی ریاست کے قیام کا منصوبہ
اور قتل و غارت گری

گزشتہ دنوں لاہور ہائی کورٹ نے توہین رسالت کے مشہور مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے ملزمان رحمت مسیح اور سلامت مسیح کو بری کر دیا۔ اس فیصلہ کے ردعمل میں ملک بھر میں تمام مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا۔ اخبارات و جرائد میں اس اہم مقدمہ کے حوالہ سے جو مواد سامنے آیا ہے اس سے اس بات کا واضح اشارہ ملتا ہے کہ یہ فیصلہ کسی زبردست دباؤ کا شاخسانہ ہے۔ پھر حکومت کی غیر معمولی دلچسپی، امریکہ، برطانیہ اور دیگر یورپین ممالک کی کھلی مداخلت اور عدلیہ کی تاریخ کے بالکل برعکس فیصلہ میں اس قدر عجلت نے اسے اور بھی مشکوک بنا دیا۔ اور عوام میں عدلیہ کا وقار بھی مجروح ہوا۔ اس پر مستزاد یہ کہ ملزموں کو پورے اعزاز کے ساتھ فوراً ملک سے باہر بھجوانے کا انتظام بھی خود حکومت نے کیا۔ مقدمہ کے آغاز سے لیکر فیصلہ تک مغربی ممالک کے ذرائع ابلاغ نے اس حوالے سے جس طرح منفی پروپیگنڈہ کر کے اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کیا یہ سب باتیں ایک ہمہ گیر بین الاقوامی سازش کا حصہ ہیں۔

پاکستان میں گزشتہ چند برسوں سے خاص طور پر عیسائی اقلیت جارحانہ کارروائیوں میں مصروف ہے۔ سب سے پہلے شناختی کارڈ پر مذہب کے اندراج کے معاملہ میں انکا احتجاج اور انکار سامنے آیا، اور عیسائی رہنماؤں نے یہ دھمکی بھی دی کہ اگر فیصلہ ہمارے خلاف ہوا تو صلیبی جنگوں کی یاد تازہ کر دیں گے۔ اس سلسلہ میں قادیانی بھی کھلے انداز میں ان کے ہمنوا ہو گئے۔ اس لئے کہ دفعہ ۲۹۵ سی کی زد میں اصلاً وہی آتے ہیں۔ انہوں نے عیسائیوں کو مہرہ بنا کر دوہرا وار کیا۔ بالآخر انہوں نے مسلمانوں کے واضح اکثریتی مطالبہ کے علی الرغم اپنی بات منوائی اور امریکہ و برطانیہ کے زور سے منوائی۔ پھر تسلسل کے ساتھ ملک بھر میں توہینِ رسالت کا سلسلہ شروع کر دیا اور مسلمانوں کے دل دکھا کر انہیں اس نازک حوالے سے مشتعل کرنے کی کوشش کی۔ قابل غور بات یہ ہے کہ اب تک توہینِ رسالت کے جتنے بھی مقدمات قائم ہوئے ہیں ان میں سب کے سب عیسائی ملوث ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہے؟ سپین کے زوال کے موقع پر بھی یہی صورت حال پیدا کی گئی تھی اور عیسائیوں نے توہینِ رسالت کر کے مسلمانوں کو مشتعل کیا پھر متحد ہو کر انہیں تباہ و برباد کیا۔ بعینہٖ وہی تاریخ آج دہرائی جا رہی ہے۔ پاکستان کے عیسائی رہنما امریکہ و برطانیہ کو پاکستان میں مداخلت کی دعوت دے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک وفاقی وزیر جے سالک نے اقوام متحدہ سے پاکستان کی امداد بند کرنے کی

درخواست بھی کی۔ پاکستان کرسچن کانگریس نے عیسائیوں کے اسرائیل جانے پر پابندی ختم کرنے اور سفارتی تعلقات قائم کرنے کا مطالبہ کیا۔ نومبر ۹۲ء میں توہینِ رسالت کے ایک ملزم گل مسیح کی سزائے موت کے خاتمہ کے لئے جان میجر کو مداخلت کے لئے خط لکھا۔ اور اب پاکستان کرسچن لیگ کے صدر ڈاکٹر نسیم ڈین نے لندن میں ایک اجلاس میں مطالبہ کیا ہے کہ

"اگر حکومت پاکستان عیسائیوں پر مظالم بند نہیں کرا سکتی تو عیسائیوں کے لئے پاکستان میں ایک الگ ریاست بنا کر انہیں خود مختاری دے دی جائے۔ (روزنامہ خبریں لاہور ۲ مارچ ۱۹۹۵ء)

ہماری معلومات کے مطابق عیسائیوں نے اسی منصوبہ کی تکمیل کے لئے ملک بھر میں توہینِ رسالت کا ناپاک سلسلہ شروع کیا اور اب یہ مکروہ کھیل اپنے آخری مراحل میں داخل ہو رہا ہے۔ ۱۹۹۸ء تک پاکستان میں عیسائی ریاست کے قیام کو ممکن بنانے کا پروگرام دیا گیا ہے۔

ایک طرف مغربی عیسائی ممالک متحد ہو رہے ہیں تو دوسری طرف مسلم ممالک کو انتشار اور معاشی بدحالی سے دوچار کر کے بے بس کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں فرقہ وارانہ دہشت گردی اور قتل و غارت گری کے خوفناک حالات پیدا کر کے ملکی سلامتی و بقا کو بھی خطرے میں ڈال دیا گیا ہے۔ کراچی میں مساجد و امام باڑوں میں نہتے عوام کو نہایت سفاکی سے موت کی نیند سلایا جا رہا ہے۔ لوگ اپنے گھروں میں بھی محفوظ نہیں رہے۔ اور پھر یہی فضا پنجاب میں بھی پیدا کی جا رہی ہے۔ ہر روز کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ اور صورت حال بس سے باہر ہو رہی ہے۔ حکومت صرف بیانات میں نظر آتی ہے ورنہ حقیقت میں امریکہ ہی پاکستان پر حکومت کر رہا ہے۔ ہماری نام نہاد حکومت کہتی ہے یہ ایجنسیوں کا کام ہے۔ اگر اسے درست بھی مان لیا جائے تو سوال یہ ہے کہ ان کے ایجنٹ کون ہیں؟ ظاہر بات ہے کہ وہ ہماری صفوں میں ہی موجود ہیں۔

۱۹ دسمبر ۹۴ء میں بے نظیر زرداری نے پارلیمنٹ ہاؤس میں پیپلز پارٹی اور اس کی اتحادی پارلیمانی جماعتوں کے ایک اجلاس سے خطاب کے دوران کراچی کی صورت حال کا تذکرہ کرتے ہوئے انکشاف کیا تھا کہ

"دہشت گردوں نے اپنے سرپرستوں کے نام بتا دیئے ہیں جن سے عوام کو بھی آگاہ کر دیا جائے گا۔"

اس انکشاف کو تین ماہ ہونے کو ہیں مگر نہ تو ان دہشت گردوں سے عوام کو باخبر کیا گیا اور نہ حالات کنٹرول کئے گئے بلکہ حالات روز بروز دگرگوں ہو رہے ہیں۔ جسکی تمام تر ذمہ داری بہر حال حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ کراچی میں دو امریکی سفارت کاروں کے حالیہ قتل سے کشیدگی میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ امریکی تحقیقاتی اداروں کی ٹیمیں قتل کا سراغ لگانے کے لئے پاکستان پہنچ گئی ہیں۔ امریکہ نے اس قتل کا سراغ لگانے اور مجرموں کو گرفتار کرنے کے لئے جس طرح اہتمام کیا ہے اس طرح تو ضیاء الحق مرحوم کے حادثۂ قتل میں اپنے سفیر کے قتل پر بھی نہیں کیا تھا؟ یہ سوال ہر محبِ وطن کے ذہن میں چبھ رہا ہے۔

پاکستان میں غیر ملکی مداخلت اب کوئی راز نہیں رہا۔ آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل ریٹائرڈ حمید گل کا یہ بیان انتہائی اہم ہے کہ

"ملکی سلامتی کی بقا کے بیس فیصد امکانات رہ گئے ہیں۔ اگر امریکی حصار سے باہر نہ نکلے تو ان کے بھی

(بقیہ صفحہ ۲۹ پر)